صاحبِ شاطبیہ کی زندگی، حصول علم، شروح شاطبیہ اور ان کی تصنیفات کا تجزیاتی مطالعہ

The life of Sahib e Shatabiya, Obtaining knowledge, Explanations (Shruh) Shatbiyah, And Analytical study of his writings

Dr Hafiz Muhammad Ibrar Ullah
Assistant professor, Department of Islamic Studies
The University of Azad Jammu & Kashmir, Muzaffarabad
Email: hafizibrar87@gmail.com

Dr. Fareed-Ud-Din Tariq
Assistant professor, Department of Islamic Studies
The university of Azad Jammu and Kashmir, Muzaffarabad
Email: dr.fareed.uajk@gmail.com

Dr. Muhammad Wajeeh ud din Nouman
Assistant professor Department of Islamic Studies and Arabic
Gomal University Dera Ismail Khan
Email: mwnouman@gu.edu.pk

ABSTRACT
Imam Shatbi (may Allah have mercy on him) was born in Shatbah, which is the name of a town in Andalus. There is no other religion as much as Islam is aware of human nature, Allah Almighty is fully aware of the problems and real needs of His servants. During the Period of Imam Shatabi, no one in Egypt was more skilled in the arts than him. When he read the Quran, he recited it while sitting with great humility،He Wrote extremely useful works, from which the students of religious studies quench their thirst for knowledge till today. Among the commentaries, Explanation(Sharh) Shatibiya by Jalaluddin, (Sharh)Shatibiya by Mujibuddin, and (Sharh) Shatibiya by Abu Abdullah are very famous. (Sharh) Shatibiya by Mulla Ali Qari is a scholarly(Sharh). Imam Shatibi died in Egypt in 590 Hijri. Imam Shatbi was a righteous person, truthful in speech and high in character. More than ninety commentaries of Allama Shatbi's book Shatbiyyah have been written in Arab and non-Arab languages. His writings are not long, but rather concise. In addition to Shatabiyyah, Nazimat ul-Zhar is quite famous among his works, which are often read and taught by readers, and his qasida Dalia is also famous. Imam Shatbi's life, may God's mercy be upon him, was spent in the pursuit of knowledge and religion. From the time he regained consciousness, he became engaged in the pursuit of knowledge. Many fans of his works are still present in this era, and especially the majority of those who read and teach the Holy Quran love Imam Shatabi.

Keywords: Qerat Sabaa, Books, Islamic Scholar, Shuruhat

تعارف

ان کا اپنا نام محمد قاسم، کنیت ابو القاسم اور محمد تھا، والد کا نام فیرہ اور دادا کا نام خلف بن احمد ہے، زندگی کی ابتداء میں آپ رحمہ اللہ کو ابو محمد اور زندگی کے اواخر میں آپ رحمہ اللہ کو ابو القاسم الشاطبی کے نام سے پکارا جاتا تھا۔[(1)] صاحب شاطبیہ انتہائی ذہین انسان تھے، قرآن کریم کے بہترین قاری تھے، اللہ تبارک وتعالیٰ نے ان کو خوبصورت آواز سے نوازا تھا، نابینا ہونے کے باوجود قرآن کریم کی ایتیں ان کے دل سے نکلتی تھی، جو سامعین کے قلوب کو راحت سے منور فرماتی تھیں۔ انہوں نے ہمیشہ اپنی زندگی دین اسلام کی خدمت میں گزاری، نماز فجر کے بعد تدریس شروع کرتے، جس میں کثیر تعداد میں لوگ شرکت کرتے تھے۔[(2)]

اس ذات اقدس واعلیٰ کا انسانی زندگی کو روشنی دینے والے اس کلام کے نزول کا اصل آغاز جن آیات سے کیا گیا ان میں علم کی اہمیت کو مقدم رکھا گیا، اسی کے ساتھ ساتھ علم کو اس کائنات کے خالق ومالک کے نام سے جوڑنے کا حکم دیا گیا ہے، تاکہ علم کا صحیح فائدہ ظاہر ہو اور رب العالمین کی رحمت وکرم حاصل ہو علم کی نعمت وہ نعمت ہے، جس کے ذریعہ انسان کو دوسری مخلوقات پر فوقیت عطا ہوئی، یہ خصوصیت کسی اور مخلوق کو حاصل نہیں۔

علماء کرام وہ عظیم ہستیاں ہوتی ہیں، جن میں اجتہاد واستنباط کی تمام تر صلاحیتیں موجود ہوتی ہیں، صاحب شاطبیہ خوبی تطبیق وارتباط، فراست وہم دانی، اور فضل وکمال سے متصف تھے، اتنے فضل وکمال کے باوجود گھریلو زندگی میں بھی نہایت متواضع اور منکسر المزاج ہیں، صاف گوئی کا جذبہ اپنے گھریلو زندگی میں بھی قائم رکھا، حالات کی ناسازگاری، اور تکالیف ومصائب کے پہاڑ کا مقابلہ کرتے تھے،، وہ اپنی گھریلو زندگی کی تاریکیوں میں بھی ایمان کی شمعیں روشن کرتا اور طوفانوں سے ٹکراتا تھا، انکسار اور عاجزی کا یہ عالم تھا کہ کسی بھی وقت اپنی خوبی کا کچھ ظاہر ہوتا تو اس کی تردید کرتے۔[(3)]

صاحب شاطبیہ رحمہ اللہ کی زندگی اور حصول علم

آپؒ شاطبہ کے باشندے ہیں جو مشرقی اندلس کا بڑا مردم خیز شہر تھا، 538ھ کے آخر میں پیدا ہوئے۔ حضرت شاطبی آنکھوں سے معذور تھے لیکن کمال درجہ فہیم ہونے کے سبب سے نابیناؤں کی سی حرکات آپ سے ظاہر نہیں ہوتی تھیں۔[(4)]

امام شاطبی رحمہ اللہ کی زندگی اس دور کے ایک ترقی یافتہ شہر میں گزری تھی، ابتداء ہی سے آپ رحمہ اللہ کی زندگی حصول علم کے لئے مختص تھی، نابینا ہونے کے باوجود آپ رحمہ اللہ نے اپنی علمی زندگی کا آغاز نہایت اچھے ماحول سے کیا، جہاں پر آپ رحمہ اللہ نے یہ کوشش جاری رکھی، کہ دین اسلام کی خدمت گزاری کی جائے۔ آپ رحمہ اللہ

نہایت ذہین انسان تھے، اپنی ذہانت کی وجہ سے مصر میں بھی کافی شہرت پائی، لوگ بڑے دُور دُور سے آپ کی خدمت میں حاضر ہوتے تھے۔

شاطبیہ کتاب کا اصل نام حرزالامانی ووجہ التھانی ہے، اس کتاب کا ہر شعر لام الف پر ختم ہوتا ہے اس لئے اسے قصیدہ لامیہ بھی کہتے ہیں، یہ کتاب فن قرآت کا عجیب و غریب کتاب ہے اس کی خوبیوں اور لذتوں سے وہ حضرات واقف ہیں، جو شوق و رغبت کے ساتھ ہمیشہ اس کے پڑھنے اور پڑھانے والے ہیں، اس کی کچھ خوبیاں ہیں، یہ کتاب عربی زبان میں ہے جو تمام زبانوں کی سردار ہے یہ کتاب منظوم ہے جو طبعی طور پر دل پسند ہوتی ہے، نیز یہ کتاب فصیح و بلیغ ہونے کے ساتھ ساتھ اس میں تشبیہات و مجازات بھی استعمال ہوئے ہیں، قرآن کے الفاظ بھی جابجا آتے ہیں جس سے اس کتاب کی خوبصورتی کو چار چاند لگے ہیں۔[5] آپ رحمہ اللہ فن قرات کے مشہور امام، تفسیر و حدیث کے زبردست عالم، لغت و نحوی بے نظیر اور علم تعبیر میں ماہر تھے۔فن قرآت قاری عبداللہ بن محمد بن ابی العاص منقری اور ابوالحسن علی بن محمد بزیل (ہذیل) اندلسی سے اور علم حدیث ابوعبداللہ محمد یوسف بن سعادہ، ابوعبداللہ محمد بن الرحیم خزرجی اور حافظ ابوالحسن ابن النعمہ وغیرہ سے حاصل کیا تھا۔[6]

بیت المقدس اہمیت کا حامل اور مقدس مقام ہے، علامہ شاطبی رحمہ اللہ کی خواہش تھی، کہ وہ اپنی زندگی میں اس مقدس مقام کے لئے سفر کرے، آپ رحمہ اللہ اُس زمانے بیت المقدس تشریف لے گئے تھے، جب اس کو صلاح الدین یوسف نے فتح کیا تھا۔وہاں پر آپ رحمہ اللہ نے اعتکاف بھی کیا تھااور رمضان المبارک کے روزے بھی رکھے۔[7] علامہ شاطبی رحمہ اللہ نے حصول قراءت کے لئے ابتداء میں علامہ دانی کی رحمہ اللہ کی تیسیر کو حفظ کیا پھر تکمیل قراءت کے بعد تدریس کے دوران تیسیر کو مزید دلچسپ اور مفید بنانے کی غرض سے اس کو نظم کر دیا، علامہ شاطبی رحمہ اللہ کے مثالی اخلاص، عبارت کی فصاحت و بلاغت، عربیت کی رفعت، اسلوب کی عمدگی، اختصار کی سہولت، اشعار کی دلچسپی، بلیغ کنائے، ادبی کمال جیسی خوبیوں نے شاطبیہ میں وہ مقناطیسی قوت پیدا کر دی کہ دیکھتے ہی دیکھتے یہ قصیدہ عالمی شہرت حاصل کر گیا۔[8]

علامہ شاطبی رحمہ اللہ نے سب سے پہلے قرآن مجید حفظ کیا، آپ رحمہ اللہ کم سن حافظ قرآن تھے، اور قرآن کو خوبصورت انداز میں پڑھا کرتے تھے، اتنی خوبصورت تلاوت کرتے تھے، کہ سُننے والے کبھی ختم نہ کرنے کی درخواست کرتے تھے، ان کی شہرت، علمی دلچسپی، نے شاطبیہ کو پہلے عرب ممالک اور پھر غیر عرب ممالک میں عزت افزاء نظروں سے نوازا۔

صاحب شاطبیہ رحمہ اللہ ایک باذوق شخصیت تھے۔ ادب کا اظہار ادیب کے احساس کی نمائندگی کرتا ہے اور حسن، لطافت، اور رنگینی کو اثر اندازی کی طاقت بھی دیتا ہے، ادب نفس انسانی میں شائستگی، افکار وخیالات میں روشنی، احساسات میں نزاکت، اور زبان میں سلامت اور زور پیدا کرتا ہے، ادب کا اطلاق ان تصانیف پر بھی ہوتا ہے جو کسی علمی یا ادبی تحقیق کا نتیجہ ہوں، اور ان کتابوں پر بھی جو فکر وفن میں باہمی تاثر اور انشاءواسلوب نگارش کی بہترین مثال تصور کی جاتی ہے۔[(9)]

572ھ میں مصر گئے اور سلطان صلاح الدین کے باکمال وزیر قاضی فاضل کے مہمان ہوئے۔ وزیر نے عزیز مہمان کی یہ ضیافت کی کہ خاص ان کے لئے مدرسہ تعمیر کرایا اور آپ یہاں کلام مجید، نحو دلغت پڑھاتے رہے[(10)] آپ کی زندگی میں بہت سی کرامات مشہور ہیں۔ ان میں سے ایک یہ بھی ہے کہ آپ کے پاس بیٹھنے والے بغیر کسی موذن کے (غیبی طور پر) اذان کی آواز سن لیتے تھے۔ کشف کے سبب سے اپنے شاگردوں کو بہت سی پوشیدہ باتیں بھی بتادیتے تھے۔ علامہ جزری نے اپنے شیخ الشیوخ سے نقل کیا ہے کہ امام شاطبی نماز فجر فاضلہ میں خوب سویرے پڑھ کر پڑھانے کے لئے بیٹھ جاتے اور صرف یہ کہہ کر کہ "جو پہلے آیا وہ پڑھے" اس کے بعد سبق قرات ہوتی تھی۔ ایک روز موصوف نے خلاف عادت یوں کہا کہ "جو دوسرے نمبر پر آیا وہ پڑھے"۔ اس نے قرات شروع کر دی اور جو پہلے نمبر پر آیا تھا وہ پڑھنے سے رہ گیا۔ اب حاضرین میں سے کسی کو معلوم نہیں کہ اس سے کون سا قصور سرزد ہوا ہے، مگر اسے یاد آیا کہ رات احتلام ہو گیا جو شرکت درس کی تیاری کے باعث یاد نہیں رہا۔ وہ بے چارا فوراً غسل کر کے حاضر ہوا تو امام صاحب نے کہا جو سب سے پہلے آیا تھا وہ پڑھے، کتنی عجیب کرامت ہے۔[(11)]

شروحات شاطبیہ

کسی کتاب کے سمجھنے کے لئے شرح ایک بنیادی کردار ادا کرتی ہے، شروحات میں بالخصوص طلباء کے لئے اُن مشکل لغات، کنایات، اشارات، اور بہت سارے قول واقوال کا حل موجود ہوتا ہے، جس سے وہ اس کتاب کے سمجھنے اور سمجھانے میں مدد لیتے ہیں۔ اسی طرح شاطبیہ کو صحیح سمجھنے کے لئے مختلف فقہاء کرام نے یہ خدمت انجام دی، کہ شاطبیہ کے شروحات لکھ کر علماء وطلباء کے لئے آسانی فراہم کیں۔ شرح اُن الفاظ کی بھی وضاحت کرتی ہے حتیٰ کہ پڑھنے میں بھی سمجھ نہ آسکیں، یہی وجہ تھی، کہ علامہ شاطبی رحمہ للہ کی کتاب کی کچھ شروحات لکھیں گئی، جس میں بعض شروحات نے کافی شہرت پائی۔

شرح شاطبیہ از ملا علی قاری متوفیٰ 1014ھ عجیب اور محققانہ شرح ہے اس کے مضامین سخاوی، جعبری اور ابو شامہ کی شروح سے لئے گئے ہیں ہر شعر کی صرفی اور نحوی تحقیق کے بعد فن کے لحاظ سے اس کا خلاصہ بیان کیا ہے۔[(12)] علامہ ابن خلکان رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حق تعالیٰ نے علامہ شاطبی کو بہترین حافظے سے نوازا تھا۔ میں نے مصر میں ان کے بہت سے

شاگرد دیکھے ہیں، نیز وہ فرماتے ہیں جب آپ رحمہ اللہ کے سامنے بخاری شریف پڑھی جاتی تھی، تو آپ رحمہ اللہ شاگرد کو اس کی تصحیح اپنے حافظہ سے کرواتے تھے۔[13] شرح شاطبیہ از علم الدین ابو الحسن علی بن محمد بن عبد الصمد سخاوی متوفی 643ھ کی ہے اور سب سے پہلی شرح تھی کنز المعانی از کمال الدین ابو عبد اللہ محمد بن احمد موصلی متوفیٰ656ھ کی مختصر سی شرح ہے۔[14]

ابراز المعانی من حرز الامانی یہ شاطبیہ کی ایک معروف شرح ہے، امام شاطبی رحمہ اللہ نے اشعار کو ایک خوبصورت ترتیب میں پیش کیا ہے، اس شرح کی ترتیب میں اگر کوئی خوبی نظر آتی ہے تو وہ امام شاطبی رحمہ اللہ کی علمیت کی نشانی ہے۔[15] اسی طرح شاطبیہ کی ایک اور شرح مطبوعہ شکل میں موجود ہے، یہ شرح کنز المعانی فی شرح حرز الامانی کے نام سے ہے، شاطبیہ کی یہ شرح فن قرآت کے لئے ایک بہترین شرح قرار دی گئی ہے، اس شرح کی خصوصیت یہ ہے کہ اس کو عام قاری بھی پڑھ سکتا ہے، اور اس کے معنی سمجھنے میں ان کے لئے کوئی مشکل پیش نہیں آتا۔[16]

کنز المعانی فی شرح حرز الامانی یہ شرح کافی آسان شرح ہے، اور نہایت اچھے طریقے سے تحریر کردہ ہے، اس شرح کو پڑھنے سے علامہ شاطبی رحمہ اللہ کی شاطبیہ سمجھنے میں کافی مدد ملتی ہے، کہ اُن کے اشعار کے الفاظ خواں آسان ہو یا مشکل ہو، وہ سمجھ میں آجاتی ہے۔

اسی طرح شرح شاطبیہ (کبیر) یہ دونوں ابو القاسم سر عبد الرحمٰن بن اسمائیل بن ابراہیم بن عثمان مقدسی معروف بابو شامہ متوفی635ھ

کی نفیس شرحیں ہیں، شرح شاطبیہ از ابو العباس احمد بن علی اندلسی متوفی640ھ، شرح شاطبیہ از مجیب الدین ابو عبد اللہ محمد بن محمود بن تجار متوفیٰ644ھ، شرح شاطبیہ از منتخب الدین حسین بن ابی الغر بن رشید ہمدانی متوفی643ھ، شرح شاطبیہ از ابو عبد اللہ محمد بن حسین بن محمد فارسی متوفی672ھ، شرح شاطبیہ از عماد الدین ابو الحسن علی بن یعقوب بن شجاع بن زہران موصلی متوفی682ھ، شرح شاطبیہ از تقی الدین یعقوب بن بدران جرائد متوفیٰ 688ھ، شرح شاطبیہ از علامہ جعبری برہان الدین ابو اسحاق ابراہیم بن عمر بن ابراہیم بن خلیل متوفیٰ682ھ، شرح طبیہ از اشرف الدین ابو القاسم بن عبد الرحیم بارزمی حموی متوفی 738ھ، شرح شاطبیہ از جلال الدین ابو الفضل عبد الرحمٰن بن ابی سیوطی متوفیٰ911ھ، شرح شاطبیہ از شہاب الدین ابو العباس احمد بن محمد بن ابی بکر قسطلانی متوفیٰ923ھ، الغایہ شرح شاطبیہ از جمال الدین حسین بن علی حصنی متوفیٰ964ھ کی ہے۔[17]

یہ شروحات ذیادہ تر عربی زبان میں موجود ہے، ان شروحات کو پڑھنے کے لئے عربی زبان کی مہارت ضروری ہے، کیونکہ یہ اُن فقہاء کرام نے لکھی ہیں، جن کو اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے عربی زبان پر کافی عبور دیا تھا، اس لئے ان شروحات کو عام قاری

نہیں پڑھ سکتا۔ یہ وضاحت عربی زبان میں ہے، اور ان فقہاء کرام کی علمیت کی اعلیٰ بنیاد پر انہوں نے شاطبیہ کے اشعار کی وضاحت کی ہے۔

ان شروحات میں بعض جگہوں پر کئی اشعار کی شرح یکجا لکھی گئی ہے اور ہر شعر کا مطلب دوسرے سے ممتاز کرنے کے لئے عبارت میں اشعار کے نمبر زلگادئے گئے ہیں، بالخصوص عنایات رحمانی میں شعر کے ترجمے میں مطلب واضح کرنے کے لئے کچھ عبارت بڑھائی گئی ہیں لیکن اس زائد عبارت کو قوسین یعنی دو لکیروں کے درمیان لکھا ہے تاکہ اصل مطلب اور اس کی ترجمہ میں جدائی رہے۔ ارشاد المرید از علی ابن محمد الصباغ کی مختصر اور محققانہ شرح ہے یہ اس زمانے میں مصر کے شیخ القرآء اور یکتائے روزگار کہلاتے تھے یہ شاطبیہ کی بہت مختصر شرح ہے اس میں فن کے مسائل نہایت تحقیق کے ساتھ بیان کئے گئے ہیں۔[18] اردو زبان کی ایک شرح الجواہر الضیائیہ حضرت مولانا سیلمان سہارنپوری کی تالیف ہے، برصغیر پاک وہند کے فن ماہرین نے اس غیر مطبوعہ اور قلمی نسخہ سے استفادہ کیا، مظاہر العلوم سہارنپور کے مولانا رضوان لائق صد مبارک باد ہیں جنہوں نے اس علمی سرمایہ کو پہلی بار زیور طبع سے آراستہ فرمایا، ایک اور شرح ہندوستان میں اس کتاب کی 70 جلدوں میں شائع ہوئی، بہت کم اور خال خال کوئی شرح ہوگی جس کا اس قدر اعتناء ہوا ہو۔[19]

اردو وہ زبان ہے جو نہ صرف پاکستان بلکہ پورے پاک وہند میں سمجھی لکھی اور بولی جاتی ہے، اس لئے عنایات رحمانی شرح اور الجواہر الضیائیہ وہ اردو شروحات ہیں، جس سے اردو دان بھی فائدہ لیتے ہیں، ان کے علاوہ اور بھی کئی اردو زبان میں شرحیں میں موجود ہیں، لیکن طلباء سبعہ قرآءۃ میں یہ شرحیں کافی شہرت رکھتی ہیں۔

شاطبیہ کی یہ شرح الجواہر الضیائیہ قدماء کی کتابوں سے بہترین اور عمدہ طریقہ پر اخذ کر کے اس شرح کو مرتب کیا گیا ہے، یہ شرح حضرت مولانا سلیمان سہارنپوری رحمہ اللہ کے بیٹوں کے پاس غیر مطبوعہ شکل میں موجود تھی، اس شرح حل لغات کا اہتمام اور مادہ اشتقاق کو بھی بیان کیا گیا ہے مثالوں میں ایت قرآنی اور احادیث مبارکہ کو پیش کیا گیا ہے اسی طرح الفاظ اصطلاحی کی کافی تشریح کی گئی ہے اس شرح میں فوائد کی شکل میں نکات بیان کئے گئے ہیں ترکیب نحوی کو بھی بیان کیا گیا ہے اور تقدیر عبارت کو ظاہر کر کے کافی وضاحت کی گئی ہے۔ اس سے مصنف علیہ الرحمہ کے کمالات کا آئینہ ایک مستقل نگینہ ہو کر ظاہر ہوتا ہے۔[20]

اسی طرح دور جدید میں شاطبیہ کے اردو شروحات میں عنایات رحمانی بہترین شرح ہے، یہ اردو زبان میں موجود ہے، اور اس شرح میں ترتیب وار شاطبیہ کی ضرورت، خصوصیات، امید و آرزو، قرآت وروایات وطُرق کا فرق، اختلاف واجب اور جائز کا فرق، جمع کی کیفیت میں تین مذہب وغیرہ بیان ہوئے ہیں۔

قدرت کا عجیب چناؤ اور خاص نشان قدرت یہ ہے کہ امام شاطبی رحمہ اللہ کی طرح شارح عنایات رحمانی بھی بصارت سے محروم تھے، مگر اس کے باوجود دونوں حضرات باطنی بصیرت، ولایت و معرفت خداوندی، نسبت و تعلق مع اللہ سے خوب مالامال ہیں، یہ خاص عطیہ خداوندی ہے جو دونوں حضرات کی درجات کی یکسانی و ہم آہنگی، اور بارگاہ خداوندی میں دونوں ہی کی مقبولیت و مقربیت کی کھلی دلیل و نشانی ہے۔[21]

حضرت قاری فتح محمد فن تجوید میں اپنے زمانے کے شیخ ہیں، یہ عنایات رحمانی شرح صرف اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی توفیق ہے کہ آنکھوں سے معذوری کے باوجود اتنی بڑی علمی خدمت انجام دی، شرح شاطبیہ کی پہلی جلد اس وقت مکمل ہو کر چھپی جب حکیم الامت تھانوی نوراللہ مرقدہ بھی دس سال کا عرصہ ہوا وفات پا چکے تھے، اس لئے ان کی قیمتی رائے شامل نہ ہو سکی۔[22]

شاطبیہ میں اکثر موثر نصائح بھی موجود ہیں، وہ نصائح مسلمان کو قرآن سے محب کا درس دیتی ہے، اور قرآن سے تعلق نبھانے کا درس دیتا ہے، اور مسلمان کو قبر کے اندھیرے یاد دلاتا ہے کہ وہاں پر کون آپ کا ساتھی ہو گا، جب سارے عزیز واقارب سارے دوست آپ کو اکیلا چھوڑ کر چلے جائے، اور اس قرآن کی اہمیت کو اجاگر کرتے ہیں کہ یہ وہ کتاب ہے کہ اسے آپ بار بار پڑھیں لیکن آپ جتنا پڑھتے ہیں، اتنی مٹھاس اور زیادہ ہو گی۔ جیسا کہ وہ فرماتے ہیں

وخیر جلیس لایمل حدیثه

وترداده یزداد فیه تجملا

یعنی کتاب اللہ بہترین ساتھی اور بہترین انیس ہے اس کی ہمنشینی سے کبھی آدمی تنگ دل نہیں ہوتا، نہ اس کے مکالموں سے طبیعت اکتاتی ہے اور اس کا بار بار دہرانا اس کے حسن وجمال میں اور اضافہ کرتا ہے یہ بھی ممکن ہے کہ ترداده کی ضمیر قاری کی طرف راجع ہو، یعنی قاری کو اس کتاب پاک کے بار بار پڑھنے سے ثواب کثیر اور اہم فوائد حاصل ہوتے ہیں جن کی وجہ سے وہ دنیا و آخرت میں جمال جہاں افروز ہوتا ہے۔

وحیث الفتی یرتاع فی ظلماته

من القبریلقاه سنامتهللا

یعنی اگر قاری قبر میں اپنی ظلمتوں اور گناہوں سے گھبرا رہا ہو گا تو یہ قرآن مجید اس کے لئے روشنی کا سامان بن کر خوش ہوتا ہوا ملے گا، ظلماته کی ضمیر یا تو الفتی کی طرف راجع ہے اور یا قبر کی طرف راجع ہے

هناک یهنیه مقیلا وروضه

ومن اجله فی ذروة العزیجتلا

یعنی اس وقت قران پاک قاری قرآن کو مبارک باد دے گا اور اس کی قبر کی آرام گاہ ہو جانے اور پُر عیش باغ میں تبدیل ہو جانے پر مسرت کا پیغام ثابت ہو گا، اور قرآن کی تلاوت کی وجہ سے قیامت کے دن قاری قرآن عزت کے اعلیٰ مرتبے پر فائز دیکھا جائے گا۔ ذروہ دال پر زبر زیر پیش تینوں صحیح ہیں

يناشد فی ارضائه لحبيبه

واجدربه اليه سولا موصلا

یعنی قرآن مجید اپنے دوست قاری قرآن کو راضی کرنے میں پوری قوت صرف کرے گا (اس وقت) قاری قرآن کو منزل مقصود پر پہنچانے میں یہ قرآن کس قدر قابل قدر ثابت ہو گا۔[23]

علامہ شاطبی رحمہ اللہ کی تصنیفات

دنیا کے ہر مذہب کے لوگ قلم کے ذریعے اپنے خیالات وافکار کو محفوظ رکھتے ہیں، جو کوئی عرصہ تک محفوظ رہتی ہیں، پھر کچھ ان میں ناپید ہو جاتے ہیں، کچھ باقی رہتے ہیں، کچھ لوگ وقتی طور پر زندہ ہوتے ہیں، اور کچھ لوگ اپنی علمی استعداد اور محنت کے ذریعے لوگوں کے دلوں میں ہمیشہ زندہ رہتے ہیں، وہ اپنی قلم کی نوک کو جب دین شریعت کے لئے استعمال کرتے ہیں، تو پھر ان کی خدمات کے ذریعے وہ لوگوں کے دلوں میں موجود ہوتے ہیں، امام شاطبی رحمہ اللہ کی نثری تالیفات کا علم نہیں ہو سکا کہ انہوں نے نثری تالیفات میں کتنا کچھ لکھا ہے، البتہ آپ رحمہ اللہ کی چار منظوم تصنیفات علمی دنیا میں بہت مشہور ہیں، جس قرآء کرام اپنی علمی پیاس بُجھاتے ہیں۔

آپ کی تصانیف میں سے شاطبیہ اور رائیہ داخل درس ہیں، شاطبیہ میں ایک ہزار ایک سو تہتر اشعار ہیں۔ جن میں علامہ دانی کی تیسیر کو اضافہ کے ساتھ نرالے طرز پر نظم کیا ہے، قصیدہ رائیہ جو صحف عثمانی کے رسم الخط میں ہے۔ اس میں دو سو اٹھانوے اشعار ہیں۔[24]

ان کے قصیدہ رائیہ کا ایک خوبصورت شعر ہے

وکل عام علی جبرئیل يعرضه

وقيل آخرعام عرضتين قرا

اور آپ ہر سال اس (قرآن) کو جبرئیل علیہ السلام کے سامنے پیش کرتے تھے (یعنی دور فرماتے تھے) اور بعض نے کہا ہے کہ آپ ﷺ نے آخری سال (جبرئیل علیہ السلام) کے روبرو دو مرتبہ پڑھا تھا۔

تیسر اناظمہ الزہر ہے جس میں آیات کا شمار اور ان میں اختلاف بیان کیا گیا ہے۔ یہ دو سو ستانوے شعروں میں سے ہے، ناظمۃ الزہر کی خوبیوں اور لذتوں سے پوری طرح وہ لوگ واقف ہیں، جو شوق و رغبت سے اس کے پڑھنے اور پڑھانے میں مشغول ہوتے ہیں، اس کتاب کو اختصار کے ساتھ بیان کیا گیا ہے، اور تھوڑے سے الفاظ سے بہت سارے مطالب نکالے

گئے ہیں، یہ کتاب علمی واقفیت کے ساتھ ساتھ طلباء کی عقل و فہم اور ذہانت میں بھی نمایاں کردار ادا کرتی ہے، ان سب کے علاوہ اس کتاب کے مصنف اللہ کے ولی ہیں، اور یہ کتاب انہوں نے اللہ کی رضا کے لئے لکھی ہے، اس لئے یہ باعث برکت بھی ہے۔[25] چوتھا قصیدہ دالیہ ہے جس کے پانچ سو اشعار ہے اس میں آپ نے ابن عبد البر کی تمہید کا خلاصہ پیش کیا ہے جو بارہ جلدوں پر مشتمل ہے۔[26] قرطبی سے منقول ہے کہ جب آپ قصیدہ شاطبیہ کی تصنیف سے فارغ ہوئے تو اس کو ساتھ لے کر بیت اللہ کے گرد بارہ ہزار طواف کئے جب دعا کے مقامات تک پہنچے تو یہ دعا پڑھتے **اللهم فا طر السموا ت والارض عالم الغيب والشها دة رب هذا البيت العظيم انفع بها كل من قرا ها**

آپ فرماتے تھے جو شخص بھی میرا یہ قصیدہ پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس کو ضرور نفع دیں گے، کیونکہ میں نے یہ خالصاً اللہ تعالیٰ کے لئے لکھا ہے۔[27]

قصیدہ لامیہ جو شاطبیہ کے ساتھ مشہور اور قصیدہ ورائیہ دونوں ایسے مشہور و متداول ہیں کہ ان کے تعارف کی ضرورت نہیں شاطبیہ کے متعلق طاش کبری زادہ کہتے ہیں-

هی قصيده التی سارت فی الامصا رو طارت فی الاقطار و صار الی قبولها علما ء الاعصار

یہ وہ قصیدہ ہے جو تمام ملکوں اور شہروں میں پھیلا اور ہر زمانہ کے علماء نے اس کو قبول کیا۔

علامہ جزری فرماتے ہیں کہ جس شخص نے آپ کے دونوں قصیدے پڑھے اس نے آپ کے وہبی علوم سے غیر معمولی فائدہ اٹھایا۔[28]

وفات اور مدفن

امام شاطبی رحمہ اللہ کی زندگی میں یہ خوبصورت طریقہ تھا، کہ اگر آپ سخت بیمار پڑ جاتے اور کوئی عیادت کے لئے آجاتا، اور وہ پوچھتے کہ آپ کیسے ہیں تو کبھی شکایت نہیں کیں، بلکہ العافیہ کہتے کہ میں ٹھیک ہوں، ہمیشہ باوضو رہتے تھے، اور بے معنیٰ گفتگو سے پرہیز کیا کرتے تھے، کبھی ایسی بات نہیں بولتے جس کا کوئی مطلب نہ ہوں اور ہمیشہ قناعت پسند زندگی گزاری[29]

قناعت پسند انسان ہمیشہ سکون میں رہتا ہے، علامہ شاطبی رحمہ اللہ نے قناعت کی زندگی گزاری، جس گفتگو کو کوئی مطلب نہ ہو، اس سے پرہیز کرتے رہے، کبھی کسی شکایت نہیں کرتے تھے، بلکہ اللہ پر کامل یقین تھا، یہی علماء و فقہاء کی زندگی ہوتی ہے، جس سے ہمیں سیکھنے کو ملتا ہے، کہ ہم اپنی زندگی کیسے گزاریں، علامہ شاطبی رحمہ اللہ نے اپنی زندگی میں باوضو رہے، باوضو رہنا مسلمان کے لئے باعث اجر و ثواب ہے، آخری زمانے میں دنوں اور ساعتوں میں برکت کم ہو جائے گی وقت اتنا تیزی سے گزرے گا کہ اس کا فائدہ مند اور کارآمد ہونا معدوم ہو جائے گا، اس زمانے میں لوگ تفکرات اور پریشانیوں میں گھرے رہنے اور اپنے دل و دماغ بڑے بڑے فتنوں کے نازل ہونے، مصائب و آفات اور طرح طرح کی مشغولیوں کا شدید

تر دبا، ور کھنے کی وجہ سے وقت کے گزرنے کا ادراک واحساس تک نہیں کر پائیں گے اور یہ جاننا مشکل ہو جائے گا کہ کب دن گزر گیا اور کب رات ختم ہوئی۔

28 جمادی الاول (یا جمادی الثانی) بروز یکشنبہ 590ھ میں بعد میں بعد العصر باون ترپین برس کی عمر میں مصر کے شہر قاہرہ میں وفات پائی، اور جبل مقطم کے دامن کے قریب قرافہ صغریٰ میں دفن ہوئے۔ (30)

ابو اسحاق خطیب جامع مصر نے نماز جنازہ پڑھائی، وزیر مذکور قاضی فاضل نے بعد وفات بھی با کمال مہمان کی مفارقت گوارا نہیں کی، یعنی امام شاطبیؒ پیر کی دن مقطم پہاڑ کے قریب قرافہ صغری میں اسی مقبرہ میں دفن ہوئے جو قاضی فاضل نے اپنے لئے بنوایا تھا، علی صباغ اپنی شرح "ارشاد المرید" میں فرماتے ہیں کہ آپ کی قبر اب بھی مشہور و معروف ہے، ملا علی قاری فرماتے ہیں کہ میں نے بارہا آپ کی قبر کی زیارت کی ہے وہاں دعا بڑی جلدی قبول ہوتی ہے۔ (31)

سابقہ تحقیقی کام کا جائزہ:

متعلقہ تحقیق پر کچھ تحقیقی کتابیں لکھی گئی ہیں، جس میں شیخ المشائخ قاری فتح محمد، مولانا اظہار احمد تھانوی کی کتابیں بہت مشہور ہیں، نیز صاحب شاطبیہ کی زندگی اور ان کے کتب اور تصنیفات میں مزید تحقیق کے مواقع ہیں، بالخصوص وہ لوگ جو فن قرآۃ اور قرآۃ سبعہ سے وابستہ ہو، البتہ اس موضوع پر انگریزی زبان میں تحقیق کی اشد ضرورت ہے۔

خلاصہ کلام

صاحب شاطبیہ رحمہ اللہ کی زندگی انتہائی سادگی پر منحصر تھی، ان کی تحصیل علم میں، لغت، قرآہ، حدیث، اور علم النحو شامل ہیں، صحیح بخاری و صحیح مسلم اور موطا پر ایسا کامل عبور تھا کہ جب طلباء پڑھتے تو آپ قوت حافظہ سے ان کے نسخوں کی صحبت کراتے جاتے اور کثرت سے نکات بیان کرتے تھے، امام شاطبی رحمہ اللہ کچھ عرصہ شاطبہ کے خطیب رہے، اس کے بعد مصر تشریف لے گئے، صاحب شاطبیہ رحمہ اللہ بصارت سے محروم اور بصیرت سے بھرپور تھے، اسی طرح جو قرآۃ سبعہ متواترہ کی کتاب شاطبیہ کے شروحات ہیں وہ محتاج بیان نہیں، قرآءت میں شاطبیہ حجت مانی گئی ہے، اس لئے اس پر علماء نے بے شمار شروحات لکھی ہیں منظوم ہونے کی وجہ سے جتنے توضیح و تشریح ہوئے ہیں، وہ سب قابل تعریف ہیں، عنایات رحمانی از قاری فتح محمد اسماعیل پانی پتی اردو زبان میں بہترین مفصل شرح ہے، چونکہ شاطبیہ کے زیادہ تر شروحات عربی زبان میں ہیں، لیکن یہ شرح عنایات رحمانی اردو زبان میں ہے، اسی طرح اردو زبان میں ایک اور شرح الجواہر الضیائیہ حضرت مولانا سیلمان سہارنپوری کی تالیف ہے۔ شارحین نے کوشش کی ہے کہ تھوڑے الفاظ و مفاہیم میں زیادہ مطالب و مفاہیم سمودیئے جائیں، شاطبیہ کے متن و مفہوم کو سمجھنے کے لئے محض عربی زبان سے واقفیت بلکہ اس میں مہارت حاصل کر لینا کافی نہیں بلکہ کسی ماہر فن کی تشریح بھی ضروری ہوتی ہے۔ شیخ مصر علامہ شاطبی رحمہ اللہ کی علم کی وجہ سے علماء مصر اُن کی

ملاقات کے لئے بے چین رہتے تھے، امام شاطبی رحمہ اللہ کے نثری تالیفات کا علم نہیں ہو سکا، البتہ ان کی چار منظوم تالیفات علمی دنیا میں انتہائی شہرت رکھتے ہیں، انہوں نے 53 سال کی عمر میں وفات پائی۔

حوالہ جات

1۔ الذہبی، الامام، شمس الدین ابن عبد اللہ، معرفۃ القرآء الکبار علی الطبقات والاعصار، ج03، ص1110، (طبع اول)، مرکز البحث اسلامیہ، استنبول، 2009ء

Al Dhahabi , Al Imam , Shams Ud Din Ibne Abdullah , Marifatul Kebar Al tabqat e Wal Asar , Vol .03, p1110 , (1st Edition) Markaz Al Bahs Al Islamia , Istanbul ,2009

2۔ کریمی، اللہ بخش، مولانا، تلاوت قرآن، ص253، الفجر پبلی کیشنز، خانیوال، س۔ن

Kareemi , Allah Bakhash , Maulana , Telawat e Quran , p 253 , Al Fajar Publications , Khanewal

3۔ ایضا، ص289

Ibid p 289

4۔ گنگوہی، محمد حنیف، مولانا، حالات مصنفین درس نظامی، ص55، دار الاشاعت کراچی، 2004ء

Ganghohi , Muhammad Hanif , Maulana , Halat e Musannifin Darse Nizami , p 55 , Dar Ul Ishat Karachi , 2004

5۔ پانی پتی، شیخ المشائخ، فتح محمد، قاری، عنایات رحمانی شرح شاطبیہ، ج01، ص22، (طبع دوم)، لاہور، 1974ء

Pani Patti , Sheikh ul Mashaekh , Fatah Muhammad , Qari , Inayat E Rahmani Sharh Shatbiya , Vol 01, P22 , (2nd Edition)Lahore ,1974

6۔ گنگوہی، محمد حنیف، مولانا، حالات مصنفین درس نظامی، ص56

Ganghohi , Muhammad Hanif , Maulana , Halat e Musannifin Darse Nizami , p 56

7۔ الذہبی، الامام، شمس الدین، محمد بن احمد بن عثمان، سیر اعلام النبلاء، ج21، ص263، دار طیبہ، ریاض، س۔ن

Al Dhahabi , Al Imam , Shams Ud Din, Muhammad bin Ahmed bin Usman, Siyar Alaam Un Nubala , vol.21 , p 263, Dar Tayyibah , Riyad

8۔ سہارنپوری، محمد سلیمان، مولانا، الجواہر الضیائیہ، ص06، قرآءت اکیڈمی، لاہور، س۔ن

Saharanpuri , Muhammad Sulaiman , Maulana , Al Jawahir Uz Ziyaeyah , p 06 , Qeraat Academy , Lahore

9۔ گنگوہی، محمد حنیف، مولانا، تحفۃ الادب شرح اردو نفحۃ العرب، ص06، دار الاشاعت، کراچی، س۔ن

Ghanghohi , Muhammad Hanif , Maulana , Tuhfatul Adab Sharh Urdu Nafhatul Arab , p 06, Dar Ul Ishat , Karachi

10۔ گنگوہی، محمد حنیف، مولانا، حالات مصنفین درس نظامی، ص56،

Ganghohi , Muhammad Hanif , Maulana , Halat e Musannifin Darse Nizami , p 56

11۔ ایضا، ص58

Ibid , P 58

12۔ ایضا، ص59

Ibid , P 59

13۔ الذہبی، الامام، شمس الدین ابن عبد اللہ، معرفۃ القرآء الکبار علی الطبقات والاعصار، ج03، ص1114،

Al Dhahabi , Al Imam , Shams Ud Din Ibne Abdullah , Marifatul Kebar Al tabqat e Wal Asar , Vol .03, p1114

14۔۔ گنگوہی، محمد حنیف، مولانا، حالات مصنفین درس نظامی، ص56،

Ganghohi , Muhammad Hanif , Maulana , Halat e Musannifin Darse Nizami , p 56

15۔ الدمشقی، ابن ابی شامہ، ابراز المعانی من حرز الامانی، طبع اول، ص51، دار النشر، بیروت، س۔ن

Al Dimashqi , Ibne Abi Shahma , Ibraz Ul Maani Men Hirzul Amani , 1st Edition , p 51 , Dar Un Nashr , Beruit

16۔ حنبلی، امام، ابی عبد اللہ، محمد بن احمد، (متوفی656ھ) کنز المعانی فی شرح حرز الامانی، ج01، ص84، دار البرکہ، س۔ن

Hnabali , Imam , Abi Abdullah , Muhamamd bin Ahmed , (Died 656)Kanz Ul Maani Fi Sharh Hirz Ul Amani , Vol .01 , p 84 , Dra ul Brakh

17۔ گنگوہی، محمد حنیف، مولانا، حالات مصنفین درس نظامی، ص54

Ganghohi , Muhammad Hanif , Maulana , Halat e Musannifin Darse Nizami , p 54

18۔ پانی پتی، شیخ المشائخ، فتح محمد، قاری، عنایات رحمانی شرح شاطبیہ، ج01، ص23،

Pani Patti , Sheikh ul Mashaekh , Fatah Muhammad , Qari , Inayat E Rahmani Sharh Shatbiya , Vol 01, P22 ,

19۔ سہارنپوری، محمد سیلمان، مولانا، الجواہر الضیائیہ شرح شاطبیہ، ص04، قرآءت اکیڈمی، لاہور، س۔ن

Saharanpuri , Muhammad Sulaiman , Maulana , Al Jawahir Uz Ziyaeyah Sharh Shatibyah , p 04 . Qeraat Acadmey , Lahore

20۔ سہارنپوری، سید محمد شاہد، مولانا، علماء مظاہر العلوم سہارنپور اوران کی علمی و تصنیفی خدمات، ج01، ص329۔330، مکتبہ یادگار شیخ، اردو بازار، سہارنپور، س۔ن

Saharanpuri , Syed Muhammad Shahid , Maulana , Ulame Mazahir Ul Uloom Saharunpur Aor in ki Ilmi wa Tasnefi Khidmat , Vol .01 , p 329 .330 , Maktabah Yadgar e Shaikh , Urdu Bazar , Saharunpur

21۔ پانی پتی، شیخ المشائخ، فتح محمد، قاری، عنایات رحمانی شرح شاطبیہ، ج01، ص11، (طبع دوم)، لاہور، 1974ء

Pani Patti , Sheikh ul Mashaekh , Fatah Muhammad , Qari , Inayat E Rahmani Sharh Shatbiya , Vol 01, P11, (2nd Edtion) , Lahore , 1974

22۔ ایضا، ص03

Ibid ,p03

23۔ تھانوی، اظہار احمد، مولانا، شرح شاطبیہ، ص06۔07، قرآت اکیڈمی، لاہور، 2005

Thanvi , Izhar Ahmed , Maulana , Sharh Shatbiyah , p 06.07 , Qeraat Academy , Lahore , 2005

24۔ گنگوہی، محمد حنیف، مولانا، حالات مصنفین درس نظامی، ص55

Ganghohi , Muhammad Hanif , Maulana , Halat e Musannifin Darse Nizami , p 55

25۔ پانی پتی، شیخ المشائخ، فتح محمد، قاری، کاشف العسر، ص11، سول پریس لمیٹڈ، کراچی، 1971ء

Pani Patti , Sheikh Ul Mashaiekh , Fatah Muhammad , Qari , Kashif Ul Usar , p11, Civil Press limited , Karachi , 1971

26۔ پانی پتی، شیخ المشائخ، فتح محمد، قاری، اسہل الموارد فی شرح عقیلۃ اتراب القصائد، ص05، قرآءۃ اکیڈمی، اردو بازار، لاہور، س۔ن

Pani Patti , Sheikh Ul Mashaiekh , Fatah Muhammad , Qari, Ashal ul Mawrid fi sharhe uqailate Atrab el Qasaid , p 05 , Qeraat Academy , Urdu Bazar ,Lahore

27۔ گنگوہی، محمد حنیف، مولانا، حالات مصنفین درس نظامی، ص58

Ganghohi , Muhammad Hanif , Maulana , Halat e Musannifin Darse Nizami , p 58

28۔ ایضا، ص59

Ibid , p 59

29۔ ابوالعباس، شمس الدین، امام، محمد بن احمد، تاریخ ابن خلکان، ج03، ص334، نفیس اکیڈمی، کراچی، 2000ء

Abul Abbas , Shams Ud Din , Imam , Muhammad Bin Ahmed , Tarekh Ibne Khalkan , Vol 03 , p 334 , Nafees Academy , Kaarachi , 2000

30۔ تھانوی، اظہار احمد، مولانا، شرح شاطبیہ، ص09، قرآت اکیڈمی، لاہور، 2005

Thanvi , Izhaar Ahmed . Maulana , Sharh Shatbiyah , p 09 , Qeraat Academy , Lahore , 2005

31۔ گنگوہی، محمد حنیف، مولانا، حالات مصنفین درس نظامی، ص59،

Ganghohi , Muhammad Hanif , Maulana , Halat e Musannifin Darse Nizami , p 59